۳

جماعت احمدیہ لاہور کے تبلیغی فرائض

(فرمودہ ۱۹- جنوری ۱۹۳۴ء بمقام لاہور)

تشہّد ' تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا-

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی گروہ یا جماعت پر فضل نازل کرتا ہے تو اس کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ کردیتا ہے- قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں ازواجِ مطہّرات کے درجات بہت بلند کئے گئے ' وہاں اسی تناسب سے ان پر ذمہ داریاں بھی زیادہ عائد کردی گئیں- پس جو انعامات کسی کو دیئے جاتے ہیں وہ اس کی ذمہ داریوں کی وجہ سے ہوتے ہیں- ایسی قوم کا تمام دنیا سے علیحدہ اپنا ایک معیار بن جاتا ہے- دوسرے لوگوں کا ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا اُس کیلئے اس بات کا باعث نہیں ہوسکتا کہ وہ بھی اب کچھ نہ کرے- باقی لوگوں کی نسبت اس قوم سے مؤاخذہ زیادہ سختی کے ساتھ کیا جائے گا- صحابہ کرام پر خدا نے بڑا فضل کیا لیکن اس کے مطابق اتنی ہی ذمہ داریاں اُن پر عائد کردیں- خدا تعالیٰ نے بعد میں آنے والے بعض بزرگوں کے درجات اتنے بلند کردیئے کہ بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا-

من چہ پروائے مصطفیٰ دارم   پنجہ در پنجہ خدا دارم

لیکن پھر بھی صحابہ کا اعزاز قائم رہا کیونکہ بعد میں آنے والے سب کے سب صحابہ کرام کے اعزاز کے معترف تھے- بعد میں آنے والے بزرگوں کو تو صرف ظاہری قربانیاں ہی کرنی پڑیں- مثلاً روپیہ پیسہ وغیرہ کی قربانی لیکن صحابہ کرام کو علاوہ ان ظاہری خطرات کے باطنی خطرات بھی ہر وقت درپیش رہتے تھے- ان کی جان وآبرو محفوظ نہیں تھی' ہر لحظہ انہیں

محسوس ہوتا تھا گویا کہ ان کی گردن پر تلوار لٹک رہی ہے' ہزارہا دشمنوں کے مقابلہ میں چند سَو آدمی کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ جن خطرات سے ان حالات کے ماتحت صحابہ کرام دوچار ہوتے تھے ان کی وجہ سے ان کے درجات کو خاص بلندی حاصل ہوئی۔ ایک صدی بعد عام لوگوں میں سے جس شخص نے قربانیاں کیں یا اِس وقت جو قربانیاں کرتا ہے' اسے وہ درجات حاصل نہیں ہوسکتے۔ اب تو سلطنتیں قائم ہیں' جان کا اتنا خطرہ نہیں' تباہی اور بربادی کا اتنا اندیشہ نہیں اب اگر کوئی اپنی ساری دولت بھی خدا کی راہ میں لُٹا دے تو اُسے وہ ثواب میسر نہیں آسکتا جو حضرت ابوبکرؓ کو حاصل ہوا۔ اِس وقت روپیہ پھر حاصل کرسکنے کے ذرائع موجود ہیں۔ ایک تاجر اپنا تمام اثاثہ خدا کی راہ میں دے کر از سرِ نَو دولت کما سکتا ہے۔ اسے پتہ ہے کہ وہ پھر روپیہ پیدا کرسکے گا لیکن جس وقت حضرت ابوبکرؓ نے مالی قربانی کی تھی' اُس وقت دوبارہ روپیہ پیدا کرسکنے کے تمام ذرائع مفقود تھے اور اُنہیں معلوم تھا کہ وہ دوبارہ روپیہ نہیں کما سکیں گے۔ اُس روپیہ سے ہمیشہ کیلئے محروم ہوجانے کے خیال کے باوجود انہوں نے قربانی کی۔ سوال صرف مال کا نہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے کس قدر مال خدا کی راہ میں دیا بلکہ اُس وقت کے حالات کا ہے۔

وہی حالت اب ہماری جماعت کی ہے۔ اِس کو بھی ہر قسم کے خطرات نے اُنہی قربانیوں کا موقع دیا ہے جو صحابہؓ نے کیں۔ ہماری قربانیاں صرف وہی نہیں جو ظاہری ہیں مثلاً روپیہ پیسہ کی قربانی بلکہ ہماری قربانیاں وہ ہیں جو اُن خطرات سے عہدہ برآ ہونے کیلئے کرنی پڑتی ہیں جو ہمیں درپیش ہیں۔ اِن کا اندازہ وہی شخص لگا سکتا ہے جس کو معلوم ہو کہ اس جماعت کو تمام دنیا سے مقابلہ کرنا ہے۔ اب بھی وہی خطرات درپیش ہیں۔ لہٰذا انہی قربانیوں کی ضرورت ہے اور اِن قربانیوں کے عوض وہی انعامات و درجات ملیں گے جو پہلے لوگوں کو ملے۔ ایسے وقت میں سب سے بڑی قربانی تبلیغ ہوتی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ حضرت علیؓ سے فرمایا۔ اے علیؓ! اگر ہمیں تمام دنیا مل جائے اور اس کی تمام وادیاں غلّے سے بھری پڑی ہوں تو وہ سب ایک آدمی کی ہدایت کے برابر نہیں[1]۔ یوں تو ہر زمانہ میں اور ہر جگہ تبلیغ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن نبی کا زمانہ تو ایسا ہوتا ہے جس میں سب امور سے زیادہ اہمیت تبلیغ ہی کو حاصل ہوتی ہے یہ خطرات کا زمانہ ہے۔ لہٰذا قربانیاں کرو اور سب سے بڑی قربانی تبلیغ کرکے احمدیت میں لوگوں کو داخل کرو۔ ہماری جماعت کیلئے یہ سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔

لاہور صوبہ پنجاب کا دارالحکومت ہے' تمام محکموں کے اعلیٰ دفاتر یہاں ہیں لہذا یہاں تبلیغ کی بالخصوص بڑی ضرورت ہے۔ یہاں کے دوستوں کو میں نے اس فرض کی طرف بارہا توجہ دلائی ہے اور اب پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داری کی اہمیت کو سمجھیں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہاں تبلیغ کسی اصول کے ماتحت ہو بغیر اصول کے تو خواہ کوئی کام کیا جائے اس سے اچھے نتائج برآمد نہیں ہوسکتے۔ اصول کا مطلب یہ ہے کہ خاص خاص گروہوں میں خاص خاص طریق پر تبلیغ کی جائے۔ اِس وقت یہاں تبلیغ اس طرح ہوتی ہے کہ کچھ ٹریکٹ تقسیم کردیئے اور اگر کوئی شخص کبھی سوال پوچھنے والا مل گیا تو اُسے تبلیغ کردی۔ تبلیغ کے یہ طریق بھی اچھے ہیں لیکن جب غیر خود سوال پوچھنے کیلئے آئے گا تو اس کا ثواب اسی کو ملے گا' سمجھانے والا اس سے محروم رہ جائے گا۔ پھر جو شخص خود سوال پوچھنے آئے گا یہ ضروری نہیں کہ وہ نیک نیتی سے آئے بعض محض گستاخی کرنے اور مذاق کرنے کیلئے بھی آجاتے ہیں۔ پس میں ٹریکٹ تقسیم کرنے اور جلسے منعقد کرنے کو پسند کرتا ہوں لیکن انفرادی تبلیغ پر زیادہ زور دینا چاہتا ہوں۔ خود ایسے آدمیوں کو تلاش کرو جنہیں تم تبلیغ کرسکو جسے تم خود تبلیغ کرنے کیلئے منتخب کرو گے وہ یقیناً جلد اثر قبول کرے گا۔ پس اِس انتظار میں نہیں رہنا چاہیئے کہ کب کوئی آدمی ہمارے پاس چل کر آئے اور ہم اُسے تبلیغ کریں۔ جماعت کے مختلف حصوں کو یکساں طور پر تبلیغ کرنی چاہیئے۔ فوج کا دایاں بایاں یا درمیانی حصہ آگے بڑھ آئے تو اسے فوج کا استحکام نہیں کہا جائے گا بلکہ خرابی سے تعبیر کیا جائے گا۔ فوجی اصول یہ ہے کہ فوج کے تمام حصے یکساں طور پر آگے بڑھیں ورنہ شکست کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہی حال تبلیغ کا ہے اگر کوئی گروہ تبلیغ سے خالی رہ جائے تو اس کے افراد دوسروں کا اثر قبول نہیں کرتے۔ ہر طبقہ کے انسان کا اثر اس سے تعلق رکھنے والے قبول کرتے ہیں۔

مولویوں کا گروہ ہے۔ اگر ان میں تبلیغ کی جائے اور وہ اثر قبول کریں تو جو بھی ان سے ملنے والا ہوگا' وہ ان کی معرفت اس اثر کو قبول کرے گا۔ اور جب متفقہ طور پر مولوی پر مولوی متأثر ہوتے جائیں گے تو ان سب کے ملنے والے ان کی متفقہ آواز سے بہت جلدی متأثر ہوں گے۔ یہی حال باقی گروہوں کا ہے۔ مثلاً ڈاکٹروں' وکلاء' پروفیسروں اور پیشہ ور لوگوں کا اثر اپنے اپنے حلقہ میں ہوسکتا ہے۔ پس تبلیغ ہر گروہ میں ہونی چاہیئے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر دس دن' پندرہ دن کے بعد دوست دس بیس آدمیوں کو اپنے ہاں چائے وغیرہ پر

بلائیں اور میزبان کی حیثیت سے ان سے تبادلہ خیالات کریں یا ان کے ہاں جاکر بار بار ان کو تبلیغ کریں- میں دیکھتا ہوں کہ تبلیغ کے میدان میں لاہور کی جماعت بہت پیچھے ہے- غالبًا میاں فیملی اور ایک دو اور خاندانوں کے علاوہ یہاں کے باشندوں میں سے کوئی احمدی نہیں ہوا- جو لوگ یہاں احمدی ہوئے بھی ہیں' ان میں سے کوئی انبالہ کا رہنے والا ہے کوئی جالندھر کا اور کوئی کسی اور جگہ کا- گویا ایک طرح سے وہ یہاں مزدوری کیلئے آئے' جب انہیں کسی اور شہر میں مزدوری کیلئے جانا پڑا تو وہاں چلے گئے- ۱۹۱۰ء سے یہی کیفیت ہے- ویسے بھی تو دوست دوسروں سے ملنے کیلئے جاتے ہیں- اگر اس احساس کے ماتحت ان سے ملیں کہ تبلیغ کرنی ہے تو کیا ہی اچھا ہو- دوسروں کو دعوت دینے سے میری یہ مراد نہیں کہ دوستوں پر یکدم بوجھ ڈال دیا جائے بلکہ کبھی کبھی اس طرح ان سے تبادلہ خیالات کرتے رہیں- کبھی انہیں ملاقات کیلئے قادیان لے آئیں یا جمعہ پر اُنہیں ساتھ لے آئیں- اس طرح بہت اچھا اثر ہو سکتا ہے- لاہور کی جماعت کو میں نے اس کے تبلیغی فرائض کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے آج پھر میں توجہ دلانے کے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں- ہر جگہ کی جماعت کے بیدار ہونے کے خاص خاص مواقع ہوتے ہیں بہت ممکن ہے کہ لاہور کی جماعت کے بیدار ہونے کا بھی وقت آگیا ہو- تبلیغ کیلئے لاہور کو بہترین موقع میسر ہے لیکن جس قسم کے سامان یہاں موجود ہیں' ان کے سَویں حصہ سے بھی ابھی تک فائدہ نہیں اُٹھایا گیا- کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ یہاں کے مقامی آدمیوں کو سلسلہ میں داخل کیا جائے- مزدور کو تو جس وقت یہاں مزدوری نہ ملے گی چلا جائے گا- اس طرح لاہور کی جماعت کو فروغ حاصل نہیں ہو سکتا- جتنی تمام پنجاب میں تبلیغ ہوتی ہے اتنی صرف لاہور میں ہونی چاہیئے اور یہاں کی جماعت بہت بڑی ہونی چاہیئے لیکن یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ یہاں کے تمام دوست اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں- ہم تو مجبور ہیں ہم تو اُسی وقت تبلیغ کرسکتے ہیں جب کوئی خود چل کر ہمارے پاس آئے- ایسا ہی قادیان والوں کا حال ہے- ان کیلئے بھی تبلیغ کیلئے کوئی بڑی گنجائش نہیں لیکن بیرونی جماعتیں اور خاص کر لاہور کی جماعت کیلئے تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے- لاہور کی جماعت کو تبلیغ کے متعلق ہر وقت مشورہ دینے کو تیار ہوں- جس قسم کی مدد کی ضرورت ہو وہ بھی ضرور کی جائے گی- اگر مبلغین درکار ہوں تو میں بھیج سکتا ہوں لیکن یہاں کے دوست خود بھی کچھ کام کرکے دکھائیں- حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ میرا دوسرا وطن سیالکوٹ ہے' آپ اکثر سیالکوٹ جایا کرتے تھے-

ویسا ہی تعلق مجھے لاہور سے ہے۔ میں لاہور اکثر آتا رہتا ہوں۔ میری ایک شادی بھی یہاں ہوئی ہے اور میں لاہور میں خاص دلچسپی لیتا ہوں۔ گویا یہ میرا دوسرا وطن ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہاں کے دوست ایسی سرگرمی سے کام کریں کہ اس کے نتائج نہ صرف لاہور کی جماعت کے لئے ہی بلکہ تمام سلسلہ کیلئے مفید ثابت ہوں اور ترقی کا باعث ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو عمل کی توفیق دے۔

(الفضل ۳۰۔ جنوری ۱۹۳۴ء)

---

[1] مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل علی بن ابی طالب میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ "فو اللّٰہ لان یھدی اللّٰہ بِکَ رَجُلاً وَاحِدًا خیرٌ لَکَ مِنْ حُمُرِ النعم"